ALL INDIA MUSLIM
PERSONAL LAW BOARD

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

Ref. No..............

Date 24/10/2017

مکرم ومحترم!　　　　زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ کرے آپ بخیر ہوں!

اس سے قبل ۲۹ر ستمبر ۲۰۱۷ء کو ایک تحریر آپ کی خدمت میں روانہ کی گئی تھی جسمیں عرض کیا گیا تھا کہ اپنے اپنے علاقوں میں چھوٹے بڑے اجلاس منعقد کر کے منسلکہ قرارداد پر لوگوں سے دستخط حاصل کرنے کے بعد صدر جمہوریہ، وزیر اعظم، وزیر قانون، لاکمیشن اور ویمن کمیشن کو بھیجنے کا اہتمام کیا جائے۔ اس خط کے ساتھ پروفارما بھی منسلک ہے اس کی بقدر ضرورت کاپیاں کرالی جائیں۔

ملک کے جو کچھ اور جیسے کچھ حالات سامنے ہیں اور آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے جلسوں کے انعقاد کے سلسلے میں جو حکمت عملی طے کی ہے اس کے پیش نظر چند ہدایات پیش خدمت ہیں، امید ہے کہ آپ ان ہدایات کا پورا خیال رکھیں گے۔ بطور یاددہانی دوبارہ عرض ہے کہ آپ اس سلسلہ میں خصوصی توجہ فرمائیں اور اس بات کا خیال رکھا جائے کہ بورڈ نے صرف جلسوں کے انعقاد کا فیصلہ کیا ہے، اس لیے جلوس، دھرنے، احتجاج اور کالی پٹی لگا کر ناراضگی کے اظہار سے بچیں، اسی طرح جلسوں میں جذباتی نعرے بھی نہ لگائیں۔ بورڈ کی ہدایات کی روشنی میں جلسوں کے انعقاد اور انہیں بامقصد بنانے کے سلسلہ میں خصوصی دلچسپی لے کر حکومت کے متعلقہ ذمہ داروں تک رجسٹرڈ ڈاک سے بھجوانے کا اہتمام کریں۔ قرارداد کی عبارت اردو، انگریزی اور ہندی میں اسکے ساتھ منسلک ہے۔

والسلام

محمد ولی رحمانی

جنرل سکریٹری بورڈ

All India Muslim Personal Law Board New Delhi

76A/1, MAIN MARKET, OKHLA VILL., JAMIA NAGAR, NEW DELHI-110025
Ph.: 011-26322991, Telefax: 011-26314784, E-mail: aimplboard@gmail.com
Website : www.aimplboard.in

قرارداد

’’ہم مسلمان خواتین/مرد شریعت اسلامی پر یقین رکھتے ہیں اور طلاق شریعت اسلامی کا حصہ ہے، جس پر پابندی ہماری حق تلفی ہے، اس لیے مسلم پرسنل لا پر عمل کی جو آزادی ہمیں حاصل ہے اسے برقرار رکھا جائے، سپریم کورٹ یا پارلیمنٹ کے ذریعہ اس میں تبدیلی کو ہم غلط سمجھتے ہیں‘‘۔

Resolution

"We, women / men, followers of Islam, believe in Shariat of Islam / Islamic Shariat and Talaq is part of Shariat in Islam on which imposing boundations/regulations are encroachment of our rights. Hence, the freedom that has been protected to follow Muslim Personal Law, be continued/retained. We understand that change in it by the Supreme Court or the Parliament is wrong."

स्वीकृत प्रस्ताव

"हम मुसलमान महिलाएं/पुरूष इसलामी शरीअत पर विश्वास रखते हैं। और तलाक़ इसलामी शरीअत का अभिन्न अंग है, जिस पर प्रतिबन्ध हमारे अधिकार का हनन है। अतः मुस्लिम पर्सनल लॉ पर चलने की जो स्वतंत्राता हमें प्राप्त है उसे बाकी रखा जाए। उच्चतम न्यायालय या संसद द्वारा उसमें परिवर्तन को हम ग़लत समझते हैं।"

نمبر شمار S.No.	ہم دستخط کرنے والے हम दस्तखत करने वाले	Full Address / مکمل پتہ पूरा पता	Sign. / دستخط हस्ताक्षर
1			
2			
3			
4			
5			
6			
7			
8			
9			
10			
11			
12			
13			
14			
15			

هدایات

(۱) بورڈ نے صرف جلسوں کے انعقاد کا فیصلہ کیا ہے، اس لیے جلوس، دھرنے، احتجاج، اور کالی پٹی لگا کر ناراضگی کے اظہار سے بچیں، اسی طرح جلسوں میں جذباتی نعرے بھی نہ لگائیں۔

(۲) جلسوں کے آخر میں نیچے لکھی گئی قرارداد منظور کر کے اس پر حاضرین کے دستخط لیں اور قرارداد کو دستخط کے ساتھ خط کے آخر میں درج پتوں پر بھیجنے کا اہتمام کریں۔

(۳) خوشگوار ازدواجی زندگی کے اصول، اختلاف ہو جانے کی شکل میں معاملات کو حل کرنے کا اسلامی نظام، اور علاحدگی تک نوبت پہنچ جانے پر طلاق کا صحیح طریقۂ کار آسان زبان میں اجلاس میں شرکت کرنے والوں کے سامنے ضرور بیان کیا جائے، اسی طرح بیک مجلس تین طلاق کے ناپسندیدہ ہونے پر بھی روشنی ڈالی جائے، اور طلاق کے غلط طریقے کو چھوڑ کر صحیح طریقہ اختیار کرنے کی تلقین کی جائے۔

(۴) بورڈ کی ورکنگ کمیٹی کے اجلاس (منعقدہ بھوپال) میں منظور شدہ تجویز (جو نیچے درج کی جا رہی ہے) کو جلسے میں پڑھ کر سنا دیں یا کسی تقریر میں یہ مضمون ضرور آ جائے۔

> ''اہل ایمان کے لیے سب سے بڑا سرمایہ دین و ایمان ہے، اس سرمایے کی حفاظت ہر مسلمان کی بنیادی ذمہ داری ہے، دین ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات و صفات میں یکتا مانیں اور زندگی کے ہر مرحلے میں عقیدۂ توحید و رسالت پر قائم رہیں، اسی طرح اہل ایمان کی یہ ذمہ داری بھی ہے کہ وہ شریعت کے احکام و قوانین کو دل و جان سے عزیز رکھیں اور ان پر عمل کا مزاج بنائیں۔ بہت سارے معاملات و مسائل صرف اس لیے پیدا ہوتے ہیں کہ مسلمان قوانین شریعت کو نظر انداز کر دیتے ہیں، اور احکام شریعت کو چھوڑ کر دل کی چاہت پر عمل کرتے ہیں، اس لیے آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ ملک کے تمام مسلمانوں سے اس بات کی اپیل کرتا ہے کہ وہ احکام شریعت پر عمل کریں، اور غیر شرعی کاموں اور باتوں سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں۔''

(۵) ازدواجی زندگی میں ناہمواری پیدا ہو جانے کی شکل میں اپنے معاملات دارالقضاء سے حل کرنے پر زور دیا جائے۔

(۶) آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے طلاق کے سلسلے میں ایک ''ہدایت نامہ'' جاری کیا ہے، (جو اس خط کے ساتھ منسلک ہے) اسے بڑی تعداد میں اردو اور علاقائی زبان میں چھپوا کر مسلمان مردوں اور عورتوں تک پہونچایا جائے۔

76A/1, MAIN MARKET, OKHLA VILL., JAMIA NAGAR, NEW DELHI-110025
Ph.: 011-26322991, Telefax: 011-26314784, E-mail: aimplboard@gmail.com
Website : www.aimplboard.in

ALL INDIA MUSLIM PERSONAL LAW BOARD

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

Ref. No.............. Date.........................

قرارداد

"ہم مسلمان خواتین ومرد شریعت اسلامی پر یقین رکھتے ہیں اور طلاق شریعت اسلامی کا حصہ ہے، جس پر پابندی ہماری حق تلفی ہے، اس لیے مسلم پرسنل لا پر عمل کی جو آزادی ہمیں حاصل ہے اسے برقرار رکھا جائے، سپریم کورٹ یا پارلیمنٹ کے ذریعہ اس میں تبدیلی کو ہم غلط سمجھتے ہیں"۔

Resolution

"We, women and men, followers of Islam, believe in Shariat of Islam/Islamic Shariat and Talaq is part of Shariat in Islam on which imposing boundations/regulations are encroachment of our rights. Hence, the freedom that has been protected to follow Muslim Personal Law, be continued/retained. We understand that change in it by the Supreme Court or the Parliament is wrong."

स्वीकृत प्रस्ताव

"हम मुसलमान महिलाएं एवं पुरूष इसलामी शरीअत पर विश्वास रखते हैं। और तलाक इसलामी शरीअत का अभिन्न अंग है, जिस पर प्रतिबन्ध हमारे अधिकार का हनन है। अत: मुस्लिम पर्सनल ला पर चलने की जो स्वतंत्राता हमें प्राप्त है उसे बाकी रखा जाए। उच्चतम न्यायालय या संसद द्वारा उसमें परिवर्तन को हम गलत समझते हैं।"

76A/1, MAIN MARKET, OKHLA VILL., JAMIA NAGAR, NEW DELHI-110025
Ph.: 011-26322991, Telefax: 011-26314784, E-mail: aimplboard@gmail.com
Website : www.aimplboard.in

قرارداد مندرجہ ذیل پتوں پر بھیجیں

Shri Ram Nath Kovind
Hon'ble President of India
Rashtrapati Bhavan
New Delhi - 110004

Office Address:

Shri Narendra Damodardas Modi
Hon'ble Prime Minister of India
South Block, Raisina Hill
New Delhi - 110011

Residence Address:

Shri Narendra Damodardas Modi
Hon'ble Prime Minister of India
7, Race Course Road
New Delhi - 110011

Shri Ravi Shankar Prasad
Hon'ble Minister of Law & Justice
4th Floor, A-Wing, Shastri Bhawan
New Delhi - 110001
E-mail: ravis@sansad.nic.in

Dr. Justice Balbir Singh Chauhan
Hon'ble Chairman
Law Commission of India
4th Floor, B Wing
Lok Nayak Bhawan
Khan Market, New Delhi - 110003
E-mail: lci-dla@nic.in

Ms. Lalitha Kumaramangalam
Hon'ble Chairperson
National Commission for Women
Plot-21, Jasola Institutional Area
New Delhi - 110025
Email: ncw@nic.in

تجاویز وہدایات

بوقت نکاح وطلاق

جاری کردہ: آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

تجاویز بابت طلاق

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس مؤرخہ ۱۵/۱۶/اپریل ۲۰۱۷ء بمقام سلیمانیہ ہال، دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ میں صدر بورڈ حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی صاحب مدظلہ العالی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جسمیں طلاق کے سلسلہ میں حسب ذیل تجاویز منظور کی گئیں:

۲۔ طلاق کے مسئلہ میں شریعت کا موقف واضح ہے کہ بے جا طلاق دینا اور ایک ساتھ تین طلاق دینا درست طریقہ نہیں ہے، شریعت نے اس سے سختی کے ساتھ منع کیا ہے اس لئے آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ ایک وسیع عوامی تحریک چلائے گا کہ بلاوجہ طلاق نہ دی جائے اور ضرورت پڑ جائے تو ایک سے زیادہ طلاق نہ دی جائے اور تین طلاق ایک ساتھ ہرگز نہ دی جائے۔ اس بات کو مسلمانوں کے تمام طبقات تک اور بالخصوص غریب آبادیوں تک پہونچانے کی کوشش کی جائے اور مساجد کے ائمہ وخطباء سے خاص طور پر مدد لی جائے گی۔

۳۔ مجلس عاملہ نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ جو لوگ ایک ساتھ تین طلاق دے دیتے ہیں جن سے مسائل پیدا ہوتے ہیں ایسے حضرات کا مسلمانوں کو بائیکاٹ کرنا چاہئے، یہ سماجی بائیکاٹ طلاق کی تعداد کو مزید کم کرنے میں معاون ثابت ہوگا۔

۴۔ اجلاس نے نکاح وطلاق کے سلسلہ میں شریعت کے مزاج کو سامنے رکھتے ہوئے ایک ضابطہ برائے زن وشو بھی جاری کیا ہے جس میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ میاں بیوی کے اختلاف کو باہمی گفتگو سے دور کرنا چاہئے، اگر آپسی طور پر معاملہ طے نہ ہو تو دونوں خاندان کے بزرگوں کو مل کر نزاع دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اگر مصالحتی تدبیریں نتیجہ خیز نہ ہوں تب طلاق دینی چاہئے اور وہ بھی صرف ایک طلاق۔

تجویز نمبر ۵: بابت طریقہ کار طلاق

۵۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی مجلس عاملہ کا یہ جلسہ متفقہ طور پر ہندوستانی مسلمانوں سے توقع کرتا ہے کہ وہ طلاق کی بابت شریعت اسلامی پر عمل کرنے کو یقینی بنائیں گے۔ اسلامی شریعت کی نظر میں نکاح ایک مستقل اور پائدار رشتہ ہے۔ لیکن کبھی ایسا ہوتا ہے کہ میاں بیوی کے درمیان آپسی اختلافات اس قدر شدید ہو جاتے ہیں کہ نباہ ممکن نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں دونوں کا ایک دوسرے سے جدا ہونا ہی بہتر ہوتا ہے۔ اس کے لئے اسلامی شریعت نے جو طریقہ بتایا ہے اس میں ایک طریقہ طلاق ہے۔ لیکن طلاق دینے سے پہلے آپس کے تعلقات کو استوار کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے۔

ہدایات برائے زن وشوہر بوقت اختلاف

طلاق کے سلسلہ میں بورڈ نے درج ذیل ''ہدایات برائے زن وشوہر بوقت اختلاف'' جاری کیا اور یہ اعلان کیا کہ اس پر عمل کیا جائے:

۱۔ اگر شوہر وبیوی میں اختلافات پیدا ہو جائیں تو پہلے وہ خود آپسی طور پر ان اختلافات کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔ اور دونوں اس بات کو سامنے رکھیں کہ ہر انسان میں کچھ کمزوریاں ہوتی ہیں اور بہت سی خوبیاں ہوتی ہیں۔ لہٰذا شریعت کی روایت کے مطابق ایک دوسرے کی غلطیوں کو درگزر کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

۲۔ اگر اس طرح بات نہ بنے تو عارضی طور پر قطع تعلق کیا جا سکتا ہے۔

۳۔ اگر یہ دونوں طریقے ناکام ہو جائیں تو دونوں خاندانوں کے باشعور افراد مل کر مصالحت کی کوشش کریں، یا دونوں طرف سے ایک ایک ثالث مقرر کر کے (RECONCILIATION AND ARBITRATION) باہمی اختلافات کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے۔

۴۔ اگر اس کے باوجود بات نہ بنے تو بیوی کی پاکی کی حالت میں شوہر ایک طلاق دے کر چھوڑ دے، یہاں تک کہ ایام عدت گزر جائیں۔ عدت کے دوران اگر موافقت پیدا ہو جائے تو شوہر رجوع کر لے اور پھر دونوں میاں بیوی کی طرح زندگی گزاریں۔ اگر عدت کے دوران شوہر نے رجوع نہیں کیا تو عدت کے بعد خود ہی رشتہ نکاح ختم ہو جائے گا اور دونوں نئی زندگی شروع کرنے کے لئے آزاد اور خود مختار ہوں گے۔ اگر بیوی اس وقت حاملہ ہوگی تو عدت کی مدت حمل ختم ہونے تک جاری رہے گی۔ طلاق دینے کی صورت میں شوہر کو عدت کا خرچ دینا ہوگا اور مہر باقی ہو تو وہ بھی فوراً ادا کرنا ہوگا۔

۵۔ اگر عدت کے بعد مصالحت ہو جائے تو باہمی رضامندی سے نئے مہر کے ساتھ دونوں تجدید نکاح کے ذریعہ اپنے رشتے کو بحال کر سکتے ہیں۔

۶۔ دوسری صورت یہ ہے کہ بیوی کی پاکی کی حالت میں شوہر ایک طلاق دے پھر دوسرے ماہ دوسری طلاق دے اور تیسرے ماہ تیسری طلاق دے۔ تیسری طلاق سے پہلے اگر مصالحت ہو جائے تو شوہر رجوع کر لے اور سابقہ رشتہ نکاح کو بحال کر لے۔

۷۔ اگر بیوی شوہر کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی ہے تو وہ خلع کے ذریعے اس رشتہ کو ختم کر سکتی ہے۔

۸۔ مسلم سماج کو چاہئے کہ جو شخص ایک ساتھ تین طلاق دے اس کا سماجی بائیکاٹ کریں، تاکہ ایسے واقعات کم از کم ہوں۔

ہدایت بوقت نکاح:

(الف) نکاح پڑھانے والے قاضی/نکاح، نکاح کے وقت لڑکے (دولہا) کو اس بات کی تاکید کریں گے کہ اگر کسی وجہ سے شوہر بیوی کا رشتہ طلاق تک پہنچ جائے تو ایک نشست میں طلاق ثلاثہ (تین طلاق) کا استعمال نہیں کریں گے کیونکہ یہ شریعت میں انتہائی ناپسندیدہ عمل ہے۔

(ب) نکاح پڑھاتے وقت، نکاح پڑھانے والے (قاضی/نکاح) دونوں (دولہا اور دلہن) کو اس بات کا مشورہ دیں گے کہ وہ اپنے نکاح نامہ میں یہ شرط لگا سکتے ہیں کہ شوہر طلاق دیتے وقت ایک ہی نشست میں تین طلاق (طلاق ثلاثہ) نہیں دے گا۔

GUIDELINES & ADVISORY

With reference to marriage and divorce of Muslims in India

Issued by:

ALL INDIA MUSLIM PERSONAL LAW BOARD
76 A/1, Main Market, Okhla Village, Jamia Nagar,
New Delhi - 110025, Ph: +91-11-26322991, 26314784

Resolution of All India Muslim Personal Law Board regarding Divorce

This meeting of the working committee of the All India Muslim Personal Law Board was held on 15 and 16 April 2017 at Sulaimania Hall, Darul Uloom Nadwatul Ulema, Lucknow under the presidentship of the president of the Board Hazrat Maulna Syed Mohd. Rabey Hasani Nadvi. In which the following resolution was passed in respect of issue of divorce:

2. The stand of Shariat is clear about divorce that the pronouncement of divorce without any reason and that three divorces in one go are not the correct methods of pronouncement of divorce. Such a practice is strongly condemned by the Shariat. That is why the All India Muslim Personal Board will start a grand public movement for desisting the people from pronouncing divorce without any reason and that in case of necessity only one divorce should be resorted to and in any case three divorces in one go should not be resorted to. Every effort should be made to convey this message to all the segments of Muslims especially to the poor population and the help of Imams and orators of the mosques should be called for.

3. The working committee has also decided that those who resort to triple divorce in one go leading to the creation ofproblems thereafter should be boycotted by the Muslims. This social boycott will be much helpful in decreasing the incidents of divorce.

4. A code of conduct is released for the husband and wife in the matter of divorce keeping in mind the tenets of Shariat.In which it is emphasized that the dispute between husband and wife should be settled by mutual interaction. If the issue is not resolved mutually then the elders members of both families should try to settle the dispute amicably. If the efforts of dispute settlement bring in no good result then the divorce may be resorted to and that even then the pronouncement of divorce should only be one.

Resolution number 5: In respect of the method of pronouncement of divorce

5. This meeting of the working committee of the All India Muslim Personal Law Board unanimously expects from the Indian Muslims to ensure that they will practice the Islamic Shariat in the matter of divorce. The marriage is a permanent and durable kind of relationship but sometime such a situation arises where the relations between husband and wife becomes so serious that indwelling becomes impossible. In such a situation the separation between the two becomes the inevitable option. For that one of the methods suggested by the Islamic Shariat is divorce. But every possible effort should be resorted for the betterment of relations before pronouncement of divorce.

Guidelines for the husband and wife at the time of dispute

The All India Muslim Personal Law Board has issued the following "guidelines for the husband and wife at the time of dispute" and has announced that these should be followed:-

1) If there are differences between spouses, they should try to resolve thesemutually and they should keep in mind that everyone has somebad qualities but many good qualities as well. Thus keeping in view the provisions of Shariat one should overlook the mistakes of others.

2) If above method fails to give desired results, there may be temporary withdrawal.

3) In case of failure of these two steps the sincere members of both families should try to reconcile or one arbitrator may be appointed from each side for the resolution of differences.

4) Even if the dispute remains unresolved thenonly the husband may pronounce one divorce during the period of purity of his wife and leave his wife till the time her waiting period ended. If a favourable situation arises during the waiting period, the husband should retain her and then both of them should live as spouses. If the husband does not retain his wife during the waiting period then the marriage will be automatically dissolved after the lapse of waiting period and both of them will be free and authorized to start a new life. If the wife is pregnant during the waiting period then the waiting period will extend till the time of delivery. The husband has to pay the expenses incurred during waiting period and in case the dower has not been paid then the husband has to pay it immediately.

5) If they reach to any amicable settlement after the waiting period then both of them may restore their relationship by the solemnization of their marriage afresh with mutual consentalong with a new dower.

6) The second option is that the husband should pronounce one divorce during the period of the purity of his wife then another divorce in the second month and the third divorce in the third month. If they reach to an amicable settlement before the pronouncement of the third divorce, the husband has to retain her and restore the previous marriage.

7) In case the wife is not willing to live with her husband then she can terminate this relationship by Khulaa.

8) The Muslim community should boycott such persons socially who has pronounced three divorces in one go, so that such incidents may be minimized.

Advisory Issued by All India Muslim Personal Law Board

(a)At the time of performing 'Nikah' (Marriage), the person performing the 'Nikah' will advise the Bridegroom/Man that incase of differences leading to Talaq the Bridegroom/Man shall not pronounce three divorces in one sitting since it is an undesirable practice in Shariat;

(b)That at the time of performing 'Nikah' (Marriage), the person performing the 'Nikah' will advise both the Bridegroom/Man and the Bride/Woman to incorporate a condition in the 'Nikahnama' to exclude resorting to pronouncement of three divorces by her husband in one sitting.